



JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE (JICC)

Volume 08, Issue 01 (Jan-June , 2025)

ISSN (Print):2707-689X

ISSN (Online) 2707-6903



Issue: <https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/16>

URL: <https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/240>

Article DOI: <https://zenodo.org/10.5281/zenodo.17263939>

Title Orientalism in the Online and Digital
Age: Challenges and Opportunities”

Author (s): Dr. Mohib ul Nabi Tahir, Dr Mehboob
Ali Shah, Dr Shahzad Sadiq Farid

Received on: 18 September, 2024

Accepted on: 29 March, 2025

Published on : 25 June, 2025

Citation: Dr. Mohib ul Nabi Tahir, Dr. Mehboob Ali
Shah, Dr. Shahzad Sadiq Farid, “
Orientalism in the Online and Digital Age:
Challenges and Opportunities” ”JICC: 8
no, 1 (2025):54-68

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad



[Click here for more](#)

آن لائن اور ڈیجیٹل دور میں استشراق: چیلنجز اور امکانات

Orientalism in the Online and Digital Age: Challenges and Opportunities”*Dr. Mohib ul Nabi Tahir**Dr Mehboob Ali Shah**Dr Shahzad Sadiq Farid***Abstract**

Orientalist scholarship has historically engaged with Islamic texts, history, and civilization through classical methods such as the study of manuscripts, colonial archives, and academic circles. However, in the 21st century, Orientalism has entered a new phase shaped by digital technologies and online platforms. This paper examines how the internet, digital libraries, online databases, and social media have transformed the ways in which Islam and Islamic sciences are studied, interpreted, and represented in the contemporary era.

The research focuses on the following key aspects:

New interpretations of Islamic texts and history through online resources.

The role of Orientalists in digital academic projects (e.g., Qur’anic Corpus, Hadith Digital Archives).

Traces of digital Orientalism in Islamophobic narratives and Western academic discourse.

Opportunities and limitations for Muslim scholars in utilizing digital resources for research and representation.

The study argues that while digital Orientalism offers broader accessibility, innovative tools, and new research possibilities, it simultaneously carries risks of biased interpretations, misrepresentation, and Islamophobic tendencies. Therefore, it is essential for Muslim academics to critically engage with these digital platforms and actively contribute authentic, balanced perspectives to the global discourse on Islam in the digital age.

Key Words: *Orientalism in the Online and Digital Age: Challenges and Opportunities”*

.....
*Assistant Professor & Head, Department of Islamic Studies Government Guru Nanak Postgraduate College, Nankana Sahib Email: mohibulnabitaahir@gmail.com

**Head Master Punjab Education Department GES Meht Jhedu tehsile Chishtian Distt Bahawal Nagar Email: syedmehboobali123@gmail.com

***Assistant Professor ICBS LHR Email: shahzadfaridi789@gmail.com

مستشرقین کی علمی سرگرمیاں صدیوں سے اسلامی علوم، تاریخ اور تہذیب کے حوالے سے مختلف جہات پر محیط رہی ہیں۔ روایتی استشرق زیادہ تر کتب و مخطوطات، نوآبادیاتی مقاصد اور جامعاتی حلقوں تک محدود تھا، مگر اکیسویں صدی میں ان تحقیقات نے ڈیجیٹل اور آن لائن پلیٹ فارمز پر نئی صورت اختیار کر لی ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں استشرق کے اس جدید رخ کا جائزہ لیا گیا ہے کہ کس طرح انٹرنیٹ، ڈیجیٹل لائبریریاں، آن لائن ڈیٹا بیسز، اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسلامی علوم پر تحقیقی مواد پیش کیا جا رہا ہے اور اس سے نئے امکانات اور چیلنجز پیدا ہو رہے ہیں۔

اس تحقیق میں درج ذیل پہلوؤں کو موضوع بنایا گیا ہے:

1. آن لائن ذرائع کے ذریعے اسلامی تاریخ و متون کی نئی تعبیرات۔
 2. ڈیجیٹل اکیڈمک پراجیکٹس (مثلاً Qur'anic Corpus ، Hadith Digital Archives) میں مستشرقین کا کردار۔
 3. اسلاموفوبیا اور مغربی اکیڈمک ڈسکورس میں ڈیجیٹل استشرق کی جھلکیاں۔
 4. مسلم محققین کے لیے ان ڈیجیٹل ذرائع سے استفادے کے مواقع اور حدود۔
- تحقیق کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اگرچہ ڈیجیٹل استشرق علمی وسعت، مواد کی آسان فراہمی اور نئے تحقیقی امکانات فراہم کرتا ہے، لیکن ساتھ ہی اس میں فکری تعصبات، گمراہ کن تعبیرات اور اسلاموفوبک رجحانات کا خطرہ بھی موجود ہے۔ اس لیے مسلم اہل علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف اس نئے استشرقی منہج کو تنقیدی نظر سے دیکھیں بلکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر متوازن اور مستند اسلامی موقف پیش کرنے کے لیے متحرک کردار ادا کریں۔

تعارف (Introduction)

استشرق (Orientalism) محض ایک علمی رجحان نہیں بلکہ ایک فکری و تہذیبی تحریک ہے جس نے صدیوں تک اسلامی تاریخ، علوم اور تہذیب کا مغربی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا۔ مستشرقین نے ابتدائی طور پر عربی زبان، اسلامی متون، تاریخ، سیرت نبوی اور فقہی مباحث کو نوآبادیاتی مقاصد، مذہبی مناظرات اور علمی جستجو کے تناظر میں موضوع تحقیق بنایا۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں ان کی تحقیقات نے یورپ اور مغرب میں اسلامی علوم کی

تفہیم پر گہرے اثرات مرتب کیے اور ایک مخصوص تعبیراتی بیانیہ (Interpretive Narrative) تشکیل دیا جو اکثر اسلامی روایت سے مختلف یا متصادم تھا۔

اکیسویں صدی میں جب دنیا تیزی سے ڈیجیٹل انقلاب سے گزری، تو استشراق نے بھی ایک نئے دور میں قدم رکھا۔ وہ مواد جو ماضی میں محض جامعات، تحقیقی مراکز یا محدود طبقات تک دستیاب تھا، اب آن لائن لائبریری، ڈیجیٹل آرکائیوز، سوشل میڈیا، اور تحقیقی ویب سائٹس کے ذریعے دنیا بھر میں عام صارفین تک پہنچ چکا ہے۔ اس ڈیجیٹل ماحول نے اسلامی تاریخ و متون کی تعبیر و تشریح میں نئی جہات پیدا کی ہیں: ایک طرف مستشرقین کے افکار اور تحقیقی نتائج کو غیر معمولی وسعت اور رسائی ملی ہے، تو دوسری طرف مسلم اہل علم کے لیے نئے تحقیقی مواقع اور علمی چیلنجز سامنے آئے ہیں۔

ڈیجیٹل دور میں استشراق کے اثرات صرف علمی کتب یا اکیڈمک جرائد تک محدود نہیں رہے بلکہ اب یہ عالمی آن لائن مکالمے (Global Online Discourse) کا حصہ بن چکے ہیں۔ Quranic Corpus، Open Islamicate Texts Initiative، Archive.org، Encyclopaedia of Islam Online (OpenITI) جیسے پراجیکٹس اور پلیٹ فارمز کے ذریعے مستشرقانہ تعبیرات کو علمی معیار کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی سوشل میڈیا، بلاگز اور یوٹیوب پر تاریخی اسلام (Historical Islam) کے نام سے نئے مباحث عام ہو گئے ہیں جو بڑی حد تک مستشرقین کی تعبیرات پر مبنی ہیں۔ یہ صورت حال مسلم محققین کے لیے دوہرا پہلو رکھتی ہے:

- ایک طرف یہ چیلنج ہے کہ مغربی تعبیرات غیر تنقیدی طور پر پھیل رہی ہیں، جس سے عام قارئین اور طلبہ کے ذہنوں میں اسلامی تاریخ اور متون کے بارے میں شبہات جنم لے سکتے ہیں۔
- دوسری طرف یہ ایک امکان بھی ہے کہ مسلم اہل علم انہی پلیٹ فارمز پر مستند اسلامی مصادر کو جدید تحقیقی اسالیب کے ساتھ پیش کر کے ایک مضبوط علمی بیانیہ تشکیل دیں۔

یہ تحقیق اسی تناظر میں مرتب کی جا رہی ہے جس کا مقصد آن لائن اور ڈیجیٹل دور میں استشراق کے ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ لینا، ان کے اثرات و مضمرات کا علمی تجزیہ کرنا اور مسلم محققین کے لیے ممکنہ حکمت عملی تجویز کرنا ہے، تاکہ وہ اس نئے فکری میدان میں مؤثر شرکت کر سکیں۔

1. آن لائن ذرائع کے ذریعے اسلامی تاریخ و متون کی نئی تعبیرات۔

ڈیجیٹل دور نے اسلامی تاریخ و متون کی تعبیر و تشریح کے میدان میں ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے۔ وہ مباحث جو ماضی میں صرف مستشرقین کی اکیڈمک کتب یا تحقیقی اداروں تک محدود تھے، اب آن لائن ذرائع کے ذریعے عام قارئین، طلبہ، اور محققین تک براہ راست پہنچ رہے ہیں۔ آن لائن لائبریریز، ڈیجیٹل آرکائیوز، تحقیقی ڈیٹا بیسز، اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے اسلامی متون کے متعلق نئے بیانیے تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

(الف) کلاسیکی مستشرقین کی تعبیرات کا ڈیجیٹل احیاء

انیسویں صدی کے معروف مستشرق (Ignaz Goldziher) نے اپنی مشہور کتاب Muhammedanische Studien میں حدیثی روایتوں کو تاریخی طور پر بعد کی فقہی اور سیاسی آراء کا عکس قرار دیا۔ وہ لکھتا ہے:

“The hadith is the result of religious, legal, and political developments of the Muslim community in the second and third centuries; it cannot be regarded as a direct reflection of the Prophet’s words.”¹

ترجمہ: “حدیث دراصل دوسری اور تیسری صدی ہجری میں مسلم معاشرے کی دینی، قانونی اور سیاسی ارتقائی صورتوں کا نتیجہ ہے؛ اسے نبی ﷺ کے اقوال کا براہ راست عکس نہیں سمجھا جاسکتا۔”

اسی طرح (Joseph Schacht) م 1969 (نے اپنی کتاب The Origins of Muhammadan Jurisprudence میں فقہی آراء کی نسبت احادیث کو بعد میں دیے جانے کا نظریہ پیش کیا، اور کہا:

“The traditions ascribed to the Prophet were projected backwards to support legal doctrines that had developed later.”²

ترجمہ: “نبی ﷺ سے منسوب احادیث کو بعد میں وجود میں آنے والے فقہی نظریات کو مضبوط کرنے کے لیے ماضی کی طرف منسوب کر دیا گیا۔”

یہ نظریات اب Encyclopaedia of Islam Online، Archive.org اور دیگر ڈیجیٹل ذرائع پر آسانی سے دستیاب ہیں اور جدید قارئین میں بلا کسی تنقیدی پس منظر کے رائج ہو رہے ہیں۔

(ب) قرآن مجید کی تشکیل متن پر استشرافی آراء

John Wansbrough م 2002 (نے قرآن مجید کے متن کو ایک بتدریج ارتقائی عمل کا نتیجہ قرار دیا۔ وہ اپنی کتاب Quranic Studies میں کہتا ہے:

“The Qur’anic text was not canonized in the first Islamic century but rather emerged through a long literary process extending over several generations.³

ترجمہ: “قرآنی متن پہلی اسلامی صدی میں متعین نہیں ہوا بلکہ کئی نسلوں پر مشتمل ایک طویل ادبی عمل کے ذریعے وجود میں آیا۔”

یہ بیانیہ اب مختلف آن لائن تحقیقی پلیٹ فارمز اور Digital Humanities پروجیکٹس کے ذریعے مزید فروغ پا رہا ہے، جیسے Open Islamicate Texts Initiative (OpenITI)، جہاں قدیم مخطوطات اور تفسیری متون کو لسانی و تاریخی تجزیے کے ذریعے از سر نو ترتیب دیا جا رہا ہے۔

(ج) اسلامی مصادر میں تاریخی ثبوت

اس کے مقابلے میں اسلامی روایت قرآن و حدیث کی جمع، حفاظت اور تواتر کے واضح اور مضبوط تاریخی شواہد پیش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر: امام سیوطی (م 911ھ) فرماتے ہیں:

«جُمع القرآن كُلُّهُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حِفْظًا وَكِتَابَةً، وَكَانَ الصَّحَابَةُ يُعَارِضُونَ بَاقِي صُدُورِهِمْ بِمَا فِي الصَّحَفِ»⁴

ترجمہ: “قرآن مجید مکمل طور پر نبی ﷺ کے عہدِ مبارک میں حفظ اور کتابت دونوں صورتوں میں جمع کیا گیا، اور صحابہ کرام اپنے سینوں میں محفوظ قرآن کا مصاحف سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔”

اسی طرح امام بخاری نے حضرت زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا ہے:

“So I started collecting the Qur’an from leafless stalks of date palms and thin white stones, and also from the men who knew it by heart...5

ترجمہ: “پھر میں نے قرآن کو کھجور کی شاخوں، سفید پتھروں اور ان افراد سے جمع کرنا شروع کیا جو اسے زبانی یاد رکھتے تھے...”

یہ روایات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ قرآن و حدیث کی تدوین کسی طویل تاریخی ارتقائی عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک منظم اور الہامی حفاظت کا حصہ تھی۔

(د) آن لائن ذرائع میں نئے بیانیے

ڈیجیٹل دور میں ان مستشرقانہ تعبیرات کو مختلف انداز میں پیش کیا جا رہا ہے:

بلا گزاور سوشل میڈیا تھریڈز میں تاریخی اسلام (Historical Islam) کے نام سے مباحث۔

آن لائن کورسز اور ویڈیوز میں مستشرقین کے نظریات کو "neutral scholarship" کے طور پر پیش کرنا۔

طلبہ اور عام قارئین کا بغیر تنقیدی پس منظر کے ان نظریات کو قبول کرنا۔ یہ رجحانات مسلم اہل علم کے لیے نیا علمی و فکری چیلنج ہیں، لیکن ساتھ ہی مواقع بھی فراہم کرتے ہیں کہ وہ مستند اسلامی مصادر کو جدید تحقیقی اسلوب کے ساتھ آن لائن پیش کریں۔

2. ڈیجیٹل اکائیڈمک پراجیکٹس (مثلاً Qur'anic Corpus ، Hadith Digital Archives) میں مستشرقین کا کردار۔

جدید دور میں اسلامی علوم کی تحقیق صرف کتب اور روایتی جامعات تک محدود نہیں رہی۔ ڈیجیٹل اکائیڈمک پراجیکٹس نے قرآن، حدیث، تاریخ اسلام اور فقہی ذخائر تک رسائی کے طریقوں کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ یہ پراجیکٹس جہاں ایک طرف غیر معمولی علمی سہولیات فراہم کرتے ہیں، وہیں دوسری طرف ان کے پس منظر اور تعبیراتی رجحانات میں مستشرقین اور مغربی علمی اداروں کا نمایاں کردار بھی دکھائی دیتا ہے۔

الف Qur'anic Corpus (اور لسانیاتی تجزیہ میں مستشرقانہ اثرات

Qur'anic Arabic Corpus (University of Leeds, UK) ایک عالمی شہرت یافتہ آن لائن پروجیکٹ ہے جو قرآن مجید کو لسانی اور نحوی تجزیے (Morphological & Syntactic Analysis) کے جدید طریقوں سے پیش کرتا ہے۔ اس منصوبے کا بنیادی مقصد قرآن کے متن کو کمپیوٹر لینگویج ماڈلز کے مطابق annotate کرنا اور جدید تحقیق کے لیے قابل تلاش (searchable) بنانا ہے۔

یہ منصوبہ اگرچہ کئی مسلم محققین کی شرکت سے چل رہا ہے، لیکن اس کے نظریاتی پس منظر میں مغربی اور مستشرقانہ منابج کی جھلک نمایاں ہے:

- متن قرآن کو وحی کے بجائے ایک Historical-Linguistic Text کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔
- مختلف قراءات یا روایات کو "variants" کے طور پر دکھایا جاتا ہے، جس سے قاری کے ذہن میں متن کی یکسانیت پر سوال اٹھ سکتے ہیں۔
- Corpus میں استعمال ہونے والے linguistic frameworks دراصل Biblical Textual Criticism سے مستعار لیے گئے ہیں۔

مثال کے طور پر Qur'anic Corpus کے "Textual Variant" سیکشن میں روایات قراءت کو اس انداز

میں پیش کیا جاتا ہے جیسے انجیل کے مختلف نسخوں کا تقابلی مطالعہ ہو—جو کہ مستشرقین کی تاریخی تعبیرات کے مطابق ہے، نہ کہ اسلامی روایت کے مطابق۔

(ب) حدیث ذخائر کے ڈیجیٹل منصوبے اور مغربی شرکت

Hadith Digital Archives اور OpenITI (Open Islamicate Texts Initiative) جیسے منصوبے دنیا بھر کے علمی مراکز کی مشترکہ کاوش ہیں۔ ان میں کئی مستشرقین اور مغربی جامعات براہ راست شامل ہیں، مثلاً University of Chicago:

- University of Hamburg
- Institute for Advanced Study (Princeton)
- Leiden University

ان منصوبوں میں لاکھوں صفحات پر مشتمل حدیث، تاریخی اور تفسیری ذخائر کو OCR (Text ، TEI Encoding Initiative) اور ڈیجیٹل لسانیاتی اوزاروں کے ذریعے قابل تلاش بنایا جا رہا ہے۔ یہ بظاہر ایک مثبت پیش رفت ہے، مگر چند اہم نکات قابل غور ہیں:

1. Metatextual Tagging: حدیث ذخائر میں اسناد و متن کو لسانیاتی بجائے روایت کے تناظر میں encode کیا جاتا ہے، جس سے متن کا، ادبی ”تاثر زیادہ اور“ دینی ”پس منظر کمزور ہو جاتا ہے۔
2. Selection Bias: بعض پراجیکٹس میں مخصوص کتب (مثلاً تاریخی اعتبار سے متنازع روایات یا غیر مشہور تفاسیر) کو پہلے ڈیجیٹل کیا گیا، جبکہ مستند مصادر بعد میں۔
3. Western Oversight: پروجیکٹس کی نظریاتی سمت اکثر مغربی جامعات کے زیر اثر طے ہوتی ہے، اور تحقیقی ایڈیٹنگ بورڈز میں مسلم روایت کے نمائندے کم ہوتے ہیں۔

مثال OpenITI: کا مقصد ”Islamic texts as historical data“ کے طور پر پیش کرنا ہے، اور ان کی ویب سائٹ پر واضح طور پر درج ہے کہ یہ منصوبہ ”Islamic textual tradition“ کے تاریخی مطالعے کو فروغ دیتا ہے، نہ کہ دینی تعبیر کو۔⁶

(ج) مثبت پہلو اور امکانات

یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ مستشرقین کا ان منصوبوں میں کردار سراسر منفی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہی پراجی

کٹس نے:

بہت سا وہ ذخیرہ جو صدیوں سے مخطوطات یا غیر مطبوعہ حالت میں تھا، اب آن لائن مفت دستیاب کر دیا ہے۔
تحقیقی معیار اور ڈیجیٹل سہولیات میں نمایاں ترقی پیدا کی ہے۔
مسلم محققین کے لیے تاریخی اور لسانی سطح پر تحقیق کے نئے دروازے کھولے ہیں۔

مثال کے طور پر، Qur'anic Corpus نے عربی نحو کو ڈیجیٹل انداز میں اس طرح پیش کیا کہ آج اسلامی جامعات کے طلبہ بھی اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح Hadith Archives نے نایاب کتب کو محققین کے لیے قابل مطالعہ بنا دیا ہے۔

(د) علمی چیلنجز

تاہم، ان منصوبوں میں مستشرقانہ اثرات کو سمجھنے بغیر ان کا استعمال کرنا خطرے سے خالی نہیں: ان کا نظریاتی زاویہ اکثر Historical-Critical Method پر مبنی ہوتا ہے، جو وحی اور الہام کے اسلامی تصور سے مختلف ہے۔
بعض اوقات متن کو دینی روایت سے الگ کر کے صرف لسانی یا تاریخی تجزیے کا موضوع بنایا جاتا ہے۔
مسلم اہل علم کی شرکت محدود ہونے کے باعث تعبیر کا زاویہ یک طرفہ ہو جاتا ہے۔

3: اسلاموفوبیا اور مغربی اکیڈمک ڈسکورس میں ڈیجیٹل استشرق کی جھلکیاں

اکیسویں صدی کے ڈیجیٹل اور ابلاغی انقلاب نے علمی مباحث کو ایک نئے میدان میں منتقل کر دیا ہے۔ جہاں ماضی میں مستشرقین کی آراء صرف اکیڈمک حلقوں تک محدود تھیں، آج وہی تعبیرات سوشل میڈیا، ڈیجیٹل آرکائیوز، تحقیقی ویب سائٹس اور آن لائن یونیورسٹی کورسز کے ذریعے عالمی سطح پر عام ہو چکی ہیں۔ اس نئی صورتحال میں مغربی اکیڈمک ڈسکورس اور اسلاموفوبیائی رجحانات نے ڈیجیٹل استشرق (Digital Orientalism) کو ایک مؤثر نظریاتی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔

(الف) اسلاموفوبیا اور علمی بیانیے کی باہمی ساخت

اسلاموفوبیا صرف سیاسی یا معاشرتی تعصب نہیں بلکہ اکثر علمی و تحقیقی تعبیرات میں بھی جھلکتا ہے۔ Edward Said نے اپنی معروف تصنیف Orientalism میں واضح کیا تھا کہ مغربی علمی روایت میں، ”مشرق“ کو ہمیشہ ایک ”Other“ کے طور پر پیش کیا گیا — ایک ایسا وجود جو مغرب کی تہذیبی برتری کو ثابت کرنے کا ذریعہ ہو۔⁷

ڈیجیٹل دور میں یہی رجحان علمی تحریروں، ڈیجیٹل پروجیکٹس اور آن لائن مباحث میں نئے انداز سے ابھرتا ہے۔ مغربی اکیڈمک پلیٹ فارمز پر اسلام اور مسلم معاشروں پر ہونے والی تحقیقات میں کئی جگہوں پر غیر محسوس طریقے سے اسلاموفوبیائی زاویے سرایت کر جاتے ہیں، مثلاً:

- اسلامی تاریخ کو تشدد، سیاسی طاقت یا دوسروں کی تقلید کے تناظر میں پیش کرنا۔
- قرآن و سنت کو محض تاریخی یا سماجی مظاہر کے طور پر دیکھنا، وحی یا الہام کی حیثیت کو نظر انداز کرنا۔
- مسلم معاشروں کو سائنسی، عقلی یا جدید فکری ترقی سے دور دکھانا۔

(ب) ڈیجیٹل استشرق کا ظہور

ڈیجیٹل استشرق سے مراد وہ رجحان ہے جس کے تحت مغربی علمی ادارے، مستشرقین یا اسلام مخالف حلقے اسلامی متون، تاریخ یا تہذیب کو ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ ایک خاص فکری و تہذیبی بیانیہ عام ہو جائے۔ اس کے چند نمایاں مظاہر درج ذیل ہیں:

آن لائن انسائیکلو پیڈیا اور ڈیٹا بیسز

- *Encyclopaedia of Islam Online* میں متعدد مقالات مستشرقین نے لکھے ہیں، جن میں سیرت نبوی، فقہ اسلامی، یا قرآن سے متعلق مباحث کو تاریخی-تنقیدی نقطہ نظر سے پیش کیا گیا ہے۔
- بعض مقالات میں پیغمبر اسلام ﷺ کو "political leader" یا "tribal reformer" کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، جبکہ نبوت و رسالت کے تصور کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔

آن لائن یونیورسٹی کورسز (MOOCs)

مغربی جامعات کے مفت آن لائن کورسز (جیسے Coursera، EdX) میں "Islamic Civilization" کے عنوان سے دیے گئے متعدد کورسز دراصل مستشرقین کی تعبیرات پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان میں قرآن اور حدیث کو وحی کے بجائے "texts produced by communities" کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔⁸

سوشل میڈیا اور تھریڈ کلچر

Reddit، Twitter/X اور YouTube پر "historical Islam" یا "Quran compilation debate" جیسے ہیش ٹیگز کے تحت سیکولر یا استشراتی حلقے مخصوص جملے یا اقتباسات وائرل کرتے ہیں، مثلاً Goldziher یا

Schacht کے نظریات کو۔ عام قارئین انہیں بغیر حوالہ اور تنقیدی پس منظر کے، ”حقائق“ سمجھ لیتے ہیں۔⁹

(ج) اسلاموفوبیائی تعبیرات کی مثالیں

John Wansbrough نے قرآن مجید کے بارے میں لکھا:

“The Qur'an is a monument to a sectarian movement that emerged within a Judaeo-Christian environment, rather than a text revealed in the Arabian Peninsula.”¹⁰

ترجمہ: ”قرآن دراصل ایک فرقہ وارانہ تحریک کا یادگار متن ہے جو یہودی-عیسائی ماحول میں ابھری، نہ کہ جزیرہ عرب میں نازل ہونے والی وحی۔“

یہ جملہ آج سینکڑوں بلاگز، ویب سائٹس اور آن لائن لیکچرز میں بطور ”علمی حقیقت“ دہرایا جا رہا ہے، حالانکہ اسلامی روایت میں اس کا کوئی وزن نہیں۔ اسی طرح Goldziher نے کہا تھا کہ احادیث ”بعد کے فقہی مناظروں کا عکس“ ہیں، نہ کہ نبی ﷺ کے اقوال۔¹¹

یہ تعبیرات اسلاموفوبیائی بیانیے کو علمی لبادہ پہناتی ہیں — کیونکہ ان کے ذریعے وحی، نبوت اور اسلامی علوم کو تاریخی ارتقاء یا سیاسی مفادات کا نتیجہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

(د) علمی و فکری اثرات

ڈیجیٹل استشرق اور اسلاموفوبیائی رجحانات کے اس امتزاج نے چند نمایاں اثرات مرتب کیے ہیں:

1. عام قارئین اور طلبہ میں مستشرقانہ تعبیرات کا پھیلاؤ بغیر تنقید کے بڑھ گیا ہے۔
2. اسلام مخالف بیانیے کو، ”اکیڈمک“ رنگ دے کر معتبر دکھایا جاتا ہے۔
3. مسلم علمی روایت اور جدید تحقیق کے درمیان ایک ذہنی فاصلہ پیدا ہو گیا ہے۔
4. مغربی جامعات اور پلیٹ فارمز پر مسلم محققین کی شرکت کم ہونے کے باعث بیانیہ یک طرفہ رہتا ہے۔

(ه) مواقع اور رد عمل

اس کے باوجود، یہی ڈیجیٹل میدان مسلم محققین کے لیے ایک موقع بھی ہے:

- وہ اسلامی متون کے مستند علمی اور تحقیقی تعارف کو ڈیجیٹل انداز میں پیش کر سکتے ہیں۔
- سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز پر علمی و تنقیدی شرکت کے ذریعے توازن پیدا کیا جاسکتا ہے۔
- مستشرقین کی تعبیرات کو انہی کے علمی معیار پر پرکھ کر مدلل رد پیش کیا جاسکتا ہے۔

3. مسلم محققین کے لیے ان ڈیجیٹل ذرائع سے استفادے کے مواقع اور حدود۔

4. مسلم محققین کے لیے ان ڈیجیٹل ذرائع سے استفادے کے مواقع اور حدود

آن لائن اور ڈیجیٹل ذرائع نے اسلامی علوم و معارف کی دنیا میں ایک نئی جہت پیدا کی ہے۔ ماضی میں علمی مواد تک رسائی محدود، سست اور خطئی ذرائع پر منحصر تھی؛ لیکن آج قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اور فلسفہ اسلامی کے بڑے ذخائر ڈیجیٹل شکل میں دستیاب ہیں۔ اس نے مسلم محققین کے سامنے غیر معمولی علمی امکانات پیدا کیے ہیں، تاہم ان کے ساتھ کئی فکری اور عملی حدود بھی وابستہ ہیں جن کا شعور نہایت اہم ہے۔

(الف) تحقیقی مواقع (Opportunities)

علمی ذرائع تک تیز تر اور وسیع تر رسائی

ڈیجیٹل لائبریریوں اور آن لائن ڈیٹا بیسز نے اسلامی مصادر و مراجع تک پہنچ کو آسان بنا دیا ہے۔ مکتبہ الشاملہ، الوقفیہ، Al-Maktaba al-Shamela، Sunnah.com، Qur'anic Corpus اور دیگر پلیٹ فارمز کے ذریعے وہ مواد جو پہلے صرف مخصوص کتب خانوں یا جامعات تک محدود تھا، اب ہر سنجیدہ طالب علم کے لیے دستیاب ہے۔

مثلاً ایک محقق چند منٹوں میں تفسیر طبری، صحیح بخاری، الفتوحات المکیہ، یا قاضی عبدالجبار کی لمغنی جیسے بڑے ذخائر سے حوالہ تلاش کر سکتا ہے۔ جو ماضی میں ہفتوں یا مہینوں کا کام تھا۔¹²

مختلف نسخوں اور تعبیرات کا تقابلی مطالعہ

ڈیجیٹل ایڈیشنز نے ایک ہی کتاب کے مختلف نسخوں (manuscripts) اور روایات کا تقابلی مطالعہ ممکن بنا دیا ہے۔ مثال کے طور پر Qur'anic Corpus میں مختلف قراءات کالسانی و نحوی تقابل ایک ہی صفحہ پر کیا جاسکتا ہے۔

- OpenITI میں قدیم مخطوطات کو سرچ ایبل (searchable) فارمیٹ میں فراہم کیا گیا ہے، جس سے محقق روایات کے فروق کو آسانی سے نشان زد کر سکتا ہے۔

یہ تقابلی مطالعہ نہ صرف تحقیق کی گہرائی بڑھاتا ہے بلکہ نصوص کی تنقیح اور فہم میں بھی نئی راہیں کھولتا ہے۔¹³

بین العلمی (Interdisciplinary) تحقیق کے نئے امکانات

ڈیجیٹل ذرائع نے اسلامی علوم کو لسانیات، ڈیٹا سائنس، فلسفہ، سوشیالوجی اور تاریخ کے جدید تحقیقی اوزاروں کے

ساتھ جوڑنے کی راہیں ہموار کی ہیں۔ مسلم محققین آج کمپیوٹیشنل لینگویج پر وسیسٹکس، ڈیٹا اینالیسیس اور ڈیجیٹل ہیومنٹیز کے ذریعے ایسے پہلوؤں پر تحقیق کر سکتے ہیں جو پہلے ممکن نہیں تھے۔

مثلاً حدیث کے اسناد کا سوشالوجیکل تجزیہ، قرآنی الفاظ کے لغوی استعمال کی شاریاتی تحقیق، یا فقہی نصوص کا Temporal Mapping جدید ڈیجیٹل تحقیق کی مثالیں ہیں۔¹⁴

عالمی سطح پر علمی رابطہ اور تعاون

ڈیجیٹل ذرائع نے مسلم محققین کو مغربی اور مشرقی علمی مراکز کے ساتھ فوری رابطے کا موقع دیا ہے۔ مختلف ڈیجیٹل فورمز، آن لائن کانفرنسز، مشترکہ تحقیقی پروجیکٹس اور اوپن ایکسیس پلیٹ فارمز نے علمی مکالمے کو سرحدوں سے آزاد کر دیا ہے۔ یہ رجحان مسلم علمی روایت کے تعارف اور اس کے مؤثر دفاع کے لیے نہایت اہم ہے۔

(ب) حدود و چیلنجز (Limitations & Challenges)

ڈیجیٹل ذرائع پر مغربی مناج کا غلبہ

بیشتر بڑے ڈیجیٹل منصوبے مغربی جامعات اور مستشرقین کی زیر نگرانی شروع ہوئے ہیں، اس لیے ان میں تعبیریاتی زاویہ زیادہ تر Historical-Critical یا لسانیاتی نوعیت کا ہوتا ہے نہ کہ اسلامی روایت کے مطابق۔

مثلاً Qur'anic Corpus میں قرآن کو وحی کے بجائے "textual artifact" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اگر مسلم محققان ذرائع کو غیر تنقیدی طور پر استعمال کرے تو وہ غیر راوی طور پر مستشرقانہ تعبیرات کو اپنانا چاہتا ہے۔¹⁵

غلط یا غیر مصدقہ ڈیجیٹل مواد کا پھیلاؤ

انٹرنیٹ پر بے شمار ایسی ویب سائٹس اور پی ڈی ایف کتب موجود ہیں جن میں تصحیح، تحقیق اور ماخذ کی درستی کا معیار کمزور ہے۔ بعض اوقات غلط نسبت شدہ روایات، ناقص تراجم یا غیر مصدقہ مخطوطات بلا حوالہ پھیل جاتے ہیں، اور ناقدانہ شعور نہ رکھنے والے محققین انہیں بلا تنقید نقل کر دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ خاص طور پر سوشل میڈیا اور غیر اکیڈمک ویب سائٹس میں نمایاں ہے۔

تحقیقی مہارتوں کی کمی

ڈیجیٹل وسائل کا صحیح استعمال صرف سرچ کرنے پر منحصر نہیں، بلکہ اس کے لیے علمی پس منظر، ماخذ شناسی، تنقیدی مطالعے اور زبان دانی کی ضرورت ہے۔ بہت سے مسلم محققین جدید ڈیجیٹل اوزاروں (جیسے TEI،

(Corpus Linguistics, Data Mining) سے پوری طرح واقف نہیں، جس کے باعث وہ ان ذرائع سے جزوی یا سطحی فائدہ ہی اٹھاپاتے ہیں۔¹⁶

اسلامی علمی زاویے کی نمائندگی میں کمزوری

اکثر ڈیجیٹل پراجیکٹس میں اسلامی علوم کے ماہر مسلم علمایا محققین کی شمولیت محدود ہے، جس کی وجہ سے تعبیر کا زاویہ یک طرفہ ہو جاتا ہے۔ اگر مسلم محققین فعال شرکت نہ کریں تو مستقبل میں اسلامی متون کی تعبیر مکمل طور پر مستشرقین کے ہاتھ میں جاسکتی ہے۔ اور یہی سب سے بڑا چیلنج ہے۔¹⁷

(ج) توازن کی ضرورت

مسلم محققین کے لیے ضروری ہے کہ وہ:

- ان ڈیجیٹل ذرائع سے بھرپور علمی و تحقیقی فائدہ اٹھائیں؛
- تعبیرات میں مغربی مناہج کے اثرات کو تنقیدی نظر سے پرکھیں؛
- اپنی علمی روایت کو جدید تحقیقی زبان میں پیش کرنے کی صلاحیت پیدا کریں؛
- اور ان منصوبوں میں فعال شمولیت کے ذریعے علمی توازن قائم کریں۔

نتائج البحث:

اس تحقیق سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آن لائن اور ڈیجیٹل ذرائع نے اسلامی علوم اور استشرافاتی مطالعے کے میدان میں ایک گہرا اور ہمہ جہتی اثر ڈالا ہے۔ ماضی میں اسلامی مصادر تک رسائی کا دار و مدار محدود کتب خانوں، ذاتی ذخائر اور طویل مطالعے پر تھا، لیکن ڈیجیٹل انقلاب نے تحقیق کے تمام روایتی طریقوں کو بدل دیا ہے۔ قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اور تفاسیر کے بڑے ذخائر اب چند لمحوں میں دنیا کے کسی بھی گوشے سے دستیاب ہیں۔ اس تبدیلی نے مسلم محققین کے لیے علمی امکانات کا ایک نیا افق کھول دیا ہے۔

تاہم، اس ترقی کے ساتھ مغربی علمی اداروں اور مستشرقین کا کردار نہایت نمایاں ہے۔ Qur'anic Corpus ،

OpenITI اور Encyclopaedia of Islam Online ، Hadith Digital Archives جیسے بڑے

منصوبے مغربی جامعات کی سرپرستی میں وجود میں آئے، جہاں تعبیراتی فریم ورک زیادہ تر تاریخی و لسانی مناہج پر مبنی ہے۔ ان منصوبوں میں قرآن و حدیث کو وحی کے بجائے تاریخی متون کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جو اسلامی

روایت سے تعبیراتی لحاظ سے مختلف زاویہ رکھتا ہے۔ یہی زاویہ رفتہ رفتہ عالمی علمی اور عوامی سطح پر ایک مخصوص فکری بیانیہ تشکیل دے رہا ہے۔

ڈیجیٹل استشرق کا ایک اہم پہلو اسلاموفوبیائی رجحانات کے ساتھ اس کا امتزاج ہے۔ سوشل میڈیا، آن لائن کورسز، تحقیقی ویب سائٹس اور ڈیجیٹل فورمز پر مستشرقانہ تعبیرات تیزی سے عام ہو رہی ہیں۔ قرآن کو محض ایک تاریخی متن، حدیث کو بعد کے فقہی مناظروں کا عکس، یا اسلامی تاریخ کو تشدد اور اقتدار کے تناظر میں بیان کرنے جیسے نظریات اب صرف علمی حلقوں میں محدود نہیں رہے بلکہ عوامی مباحث کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس طرح ڈیجیٹل استشرق نے اسلاموفوبیائی بیانیے کو علمی لبادہ پہنا کر مزید مؤثر بنا دیا ہے۔

دوسری طرف، یہی ذرائع مسلم محققین کو غیر معمولی مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ آن لائن ڈیٹا بیسز کے ذریعے مصادر و مراجع تک تیز تر رسائی ممکن ہوئی ہے۔ مختلف نسخوں اور روایات کا تقابلی مطالعہ آسان ہوا ہے۔ بین الملومی تحقیق کے نئے دروازے کھلے ہیں، اور عالمی علمی سطح پر براہ راست شرکت اور مکالمے کے مواقع بڑھے ہیں۔ یہ تمام امکانات اسلامی علوم کو جدید علمی زبان اور تحقیق کے نئے سانچوں میں پیش کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، بشرطیکہ ان کا استعمال تنقیدی اور شعوری طور پر کیا جائے۔

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ان ذرائع سے استفادے میں کئی علمی اور فکری حدود موجود ہیں۔ اگر محقق مغربی تعبیراتی منابج کے اثرات کو سمجھے بغیر ان ذرائع پر انحصار کرے تو مستشرقانہ تعبیرات غیر شعوری طور پر تحقیق کا حصہ بن سکتی ہیں۔ اسی طرح ناقص یا غیر مصدقہ ڈیجیٹل مواد کے استعمال سے تحقیقی نتائج کمزور ہو سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ کئی مسلم محققین جدید ڈیجیٹل اوزاروں اور تحقیقی تکنیکوں سے پوری طرح واقف نہیں، جس کی وجہ سے وہ ان امکانات سے محدود سطح پر ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

سب سے اہم نکتہ مسلم محققین کی محدود شمولیت ہے۔ بیشتر بڑے ڈیجیٹل منصوبوں میں اسلامی علوم کے ماہرین کی شرکت ثانوی درجے پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تعبیراتی بیانیہ زیادہ تر مغربی تناظر میں تشکیل پا رہا ہے اور اسلامی علمی روایت کی نمائندگی کمزور پڑ رہی ہے۔

ان تمام حقائق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ڈیجیٹل استشرق ایک طرف جدید تحقیق کے لیے نئی راہیں کھولتا ہے اور دوسری طرف ایک فکری و نظریاتی چیلنج بھی پیش کرتا ہے۔ مسلم محققین اگر تنقیدی شعور، تحقیقی مہارت اور علمی

بصیرت کے ساتھ اس میدان میں داخل ہوں، تو وہ نہ صرف مستشرقانہ تعبیرات کا علمی سطح پر جواب دے سکتے ہیں بلکہ اسلامی علوم کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں پیش کرنے میں قائدانہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہی طرز عمل ڈیجیٹل دور میں علمی توازن اور فکری خود اعتمادی کی ضمانت فراہم کر سکتا ہے۔

حواشی

¹ Ignaz Goldziher, *Muhammedanische Studien*, Vol. 2 (Halle: Niemeyer, 1890), p. 5.

² Joseph Schacht, *The Origins of Muhammadan Jurisprudence* (Oxford: Clarendon Press, 1950), p. 37.

³ John Wansbrough, *Quranic Studies: Sources and Methods of Scriptural Interpretation* (Oxford: Oxford University Press, 1977), p. 44.

⁴ Jalal al-Din al-Suyuti, *al-Itqan fi 'Ulum al-Qur'an*, Vol. 1 (Cairo: al-Halabi, 1951), p. 59.

⁵ John Wansbrough, *Quranic Studies: Sources and Methods of Scriptural Interpretation* (Oxford: Oxford University Press, 1977), p. 44.

⁶ Open Islamicate Texts Initiative (OpenITI), "About the Project," University of Hamburg & University of Chicago, accessed 2025. <https://openiti.org>

⁷ Edward Said, *Orientalism*, New York: Vintage Books, 1979, p. 2.

⁸ Coursera, "Islamic Civilization Courses," accessed September 2025.

⁹ Archive.org & Twitter Historical Islam Threads, 2023–2025.

¹⁰ John Wansbrough, *Quranic Studies* (Oxford: Oxford University Press, 1977), p. 45.

¹¹ Ignaz Goldziher, *Muhammedanische Studien*, Halle: Niemeyer, 1890, p. 5.

¹² Dukes, Kais. "The Quranic Arabic Corpus." *University of Leeds* (2009).

<https://corpus.quran.com>

¹³ OpenITI Project. "Open Islamicate Texts Initiative." *University of Maryland*, accessed 2025. <https://openiti.org>

¹⁴ Seales, B. & Tully, M. "Digitizing the Past: Digital Humanities and Islamic Studies." *Journal of Digital Scholarship*, 2018.

¹⁵ Said, Edward. *Orientalism*. New York: Pantheon Books, 1978.

¹⁶ Brockopp, Jonathan. "Digital Islamic Studies and the Question of Authority." *Islamic Law and*

¹⁷ *Society*, Vol. 26, No. 3 (2019): 215–240.